جناب جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق سربراہ افواج پاکستان

پاکستان کے خلاف عالمی سازشوں کا جال؟

پاکستان پر الزام ہے کہ افغانستان میں دخل اندازی ہو رہی ہے جسے روکنے میں پاکستان ناکام ہے جبکہ خود پاکستان کے خلاف سازشوں کا سلسلہ جاری ہے جسے دیکھ کر خوف آتا ہے کہ ان سازشوں کے پیچھے ان ممالک کا بھی ہاتھ ہے جو ہمارے دوست تصور کئے جاتے ہیں۔ان سازشوں کا آغاز اکتوبر 2001 میں افغانستان پر قبضہ کرنے کے بعد شروع ہوا جب کابل کے شمال میں جبل السراج کے مقام پر ایک جاسوسی کا بڑا مرکز قائم کیا گیا۔اس سے قابض فوجوں کو بہت تقویت ملی لیکن پھر بھی وہ کابل، قندھار اور چند ہوائی مستقروں کے علاوہ افغانستان میں اپنے قدم جمانے میں ناکام رہی ہیں۔شمال میں ہرات سے مزار شریف اور بدخشاں تک کے علاقے جنگی سرداروں کے قبضے میں ہیں جبکہ جنوب میں پاکستان سے ملحقہ علاقے طالبان کی عملداری میں ہیں جس سے افغانستان کی بگڑی ہوئی معاشرتی حالت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مرکزی حکومت کی حاکمیت کمزور ہونے کے سبب افغانستان میں سمگلروں، منشیات کے سوداگروں، سازشیوں اور این جی اوز کو اپنی سرگرمیوں کیلئے ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

امریکہ اور بھارت نے 2005 میں سٹریٹیجک پارٹنرشپ (Strategic Partnership) کا معاہدہ کیا تھا جس کے اہداف میں سرفہرست ''چین کی تیزی سے بڑھتی ہوئی عسکری اور اقتصادی قوت کو روکنا اور کم کرنا اور علاقے میں بڑھتے ہوئے اسلامی انتہا پسندی کے خطرے کا مؤثر سد باب کرنا تھا۔'' چونکہ دونوں ممالک کے مقاصد ایک دوسرے سے ہم آہنگ تھے اس لیے ان کیلئے ان ہر دو اہداف کا حصول یکساں اہمیت کا حامل تھا۔اب انہیں افغانستان میں فوجی کاروائیوں کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی ابتری سے نمٹنے کیلئے ایک جامع اور موثر انٹیلی جنس نیٹ ورک کی ضرورت تھی تا کہ پاکستان اور دیگر ہمسایہ ممالک مثلاً چین، روس، وسطی ایشیائی ممالک اور ایران کو غیر مستحکم کیا جا سکے۔ اس کام کو آسان بنانے کیلئے امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا کہ ''افغانستان جو جغرافیائی اعتبار سے وسطی ایشیا کا ایک حصہ رہا ہے، اسے اب جنوبی ایشیا کا حصہ سمجھا جائے گا''۔اس اعلان کے پس پردہ کارفرما حکمت یہ تھی کہ بھارت کے لئے افغانستان تک مداخلت آسان ہو جائے اور وہ اپنی مرضی کا کردار ادا کر سکے اور اس قابل ہو سکے کہ افغانستان کو ہمسایہ مما لک کے خلاف جاسوسی کے اڈے کے طور پر استعمال کر سکے۔اسی مقصد کیلئے پور ے افغانستان میں ایک انٹیلی جنس نیٹ ورک قائم کر دیا گیا ہے جو کئی سالوں سے پوری طرح فعال ہے اور پاکستان میں خصوصاً متعدد دہشت گردی کے واقعات کا ذمہ دار ہے۔

افغانستان کے اندر قائم اس انٹیلی جنس نیٹ ورک کی نشاندہی کیلئے ہمارے پاس جو معلومات ہیں وہ ناکافی ہیں لیکن پھر بھی مہذب دنیا کی اپنے مفادات کیلئے کھیلی جانے والی "گریٹ گیم" کی گرہیں کھولتی ہیں۔اس ادارے کا مرکز جبل السراج میں واقع ہے جس کا نظام سی آئی اے، را، موساد، ایم آئی۔٦ اور بی این ڈی (جرمن انٹیلی جنس کا ادارہ) مشترکہ طور پر چلاتے ہیں۔ یہ پختہ عمارتوں، اونچے اونچے انٹینا اور جدید ترین الیکٹرانک سہولتوں سے مزین ایک وسیع رقبے پر پھیلا ہوا بڑا مرکز بن گیا ہے۔ سروبی اور قندھار میں قائم اس کی ذیلی برانچیں کس طرح پاکستان کے خلاف کام کرتی ہیں اور فیض آباد میں قائم شاخ چین کے خلاف، مزارشریف کی برانچ روس اور وسطی ایشیائی ممالک کے خلاف اور ہرات میں قائم برانچ ایران کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ سازشوں کا ایک خوفناک کھیل کھیلا جارہا ہے جو بڑی تشویش کا باعث ہے۔آیئے اس ادارے کے کام کرنے کے طریق کار کا ایک سرسری سا جائزہ لیں:

پاکستان کے خلاف: ایک انٹیلی جنس چوکی سروبی میں قائم ہے جس کا سربراہ ایک بھارتی جنرل ہے جو کہ بارڈر روڈ آرگنائزیشن (Border Road Organization - BRO) کا انچارج ہے۔اس کے ماتحت غزنی، خوست، گردیز، جلال آباد، اسد آباد، واخان اور فیض آباد میں ذیلی شاخیں قائم ہیں۔بی آر او نے سروبی سے اسد آباد تا فیض آباد ایک سڑک تعمیر کی ہے جو کہ ہر موسم میں یکساں کارآمد ہے۔ سروبی میں قائم ادارے کی پاکستان کے سرحدی صوبے NWFP میں تخریبی کارروائیوں کی ذمہ داری ہے۔ وطن دشمن پاکستانیوں کو اس مقام پر ملک میں تخریبی کارروائیوں اور عدم استحکام پھیلانے کیلئے باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ واخان کے علاقے میں الیکٹرانک سسٹم کی جدید ترین سہولتوں سے آراستہ متعدد اڈے قائم ہیں تاکہ وہ پاکستان، چین، ازبکستان اور تاجکستان پر نظر رکھ سکیں اور دہشتگردی کے منصوبے بنا سکیں۔......قندھار کے مقام پر دوسری چوکی قائم ہے جسکی ذیلی شاخیں لشکر گاہ اور ناوہ (Nawah) میں قائم ہیں اور ان کا ہدف صوبہ بلوچستان ہے۔بلوچستان کے وطن دشمن عناصر اور بلوچستان لبریشن آرمی (BLA) کو لشکر گاہ میں تربیت دی جاتی ہے اور ان عناصر کی ہر ممکن مدد کی جاتی ہے۔ان کا خصوصی ہدف گوادر، سینڈک اور حب میں مختلف منصوبوں پر کام کرنے والے چینیوں کو نشانہ بنانا ہے۔ پاکستانی ساحلوں پر واقع جیوانی اور کلامت کے مقامات پر مقیم امریکی، بلوچستان لبریشن آرمی کو تعاون مہیا کرتے ہیں اور ملک کے اندر عدم استحکام پیدا کرنے کے منصوبے بناتے ہیں اور پاکستان و ایران کے خلاف کارروائیوں میں بھرپور مدد فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان میں واقع مند کی چوکی سے ایران کے خلاف بھی کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ جبکہ بحیرہ عرب میں موجود امریکی بحریہ اور مسقط کے انٹیلی جنس کے اڈے ان کی ہر طرح کی راہنمائی اور مدد کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ جیوانی اور کلامت کی ساحلی سہولیات پاکستان نے افغانستان میں کارروائی کیلئے خود امریکہ کو دی تھیں جو امریکہ اب پاکستان اور ایران کے خلاف تخریبی کارروائیوں کیلئے استعمال کررہا ہے۔ چین کے خلاف: فیض آباد (بدخشاں) میں واقع انٹیلی جنس کی برانچ جہاں پر تقریباً ۳۵۰ کے لگ بھگ بھارتی مسلمان سپاہی، انجینئرز اور کارندے کام کرتے ہیں، اس کا مقصد

چین کے صوبے سنکیانگ کے باغیوں کو چین میں تخریبی کاروائیوں کیلئے تربیت فراہم کرنا ہے۔ بھارتی علماء ان کی روحانی تبلیغ پر مامور ہیں جو یہ تاثر دیتے ہیں کہ فیض آباد کا ادارہ پاکستان چلا رہا ہے۔ حال ہی میں بھارت کو تاجکستان کے اندر کلائی کاملی (Kalai Kamli) کے مقام پر فوجیں تعینات کرنے کی جو سہولت دی گئی ہے اس کے سبب تاجکستان اور ازبکستان میں بھارت اپنی من مرضی کے مطابق تخریبی کاروائیاں کرنے کیلئے آزاد ہوگا۔

روس کے خلاف: مزار شریف میں قائم اڈا سی آئی اے، را، موساد اور بی این ڈی کے زیر سایہ کام کرتا ہے اس کا مقصد چیچنیا اور ترکمانستان کے وطن دشمن عناصر کو تربیت فراہم کرنا ہے۔ رشید دوستم اور احمد ضیاء مسعود ازبکستان اور تاجکستان میں تخریبی کاروائیوں کے بہت متحرک کردار ہیں۔...... ایران کیخلاف فرح میں قائم اڈے کا انتظام سی آئی اے، را اور موساد مل کر چلاتے ہیں۔ اس مقام سے اور پاکستان میں واقع کلامت، جیوانی اور مند کے مقامات سے ایران کے اندر تخریبی کاروائیاں کی جاتی ہیں۔ ان کاروائیں کے نتیجے میں گذشتہ چند سالوں میں ایران کے بہت سے سکیورٹی اہلکار شہید ہوچکے ہیں۔ دہشت گرد تنظیم جنداللہ کو ایران میں اس قسم کی کاروائیاں کرنے کیلئے ہر قسم کا تعاون مہیا کیا جاتا ہے۔...... دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سازشی منصوبے میں جن مقامات کا تذکرہ کیا گیا ہے اور جنہیں سازش کے اڈوں کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے انہیں انڈین قونصلیٹ کا درجہ دیا گیا تاکہ تخریبی کاروائیوں کو سفارتی تحفظ مہیا ہو۔ پاکستان اور ایران پر اکثر و بیشتر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتے ہیں۔ حالانکہ معاشرتی انصاف اور انسانی حقوق کی علمبردار قوتیں افغانستان مین انسانیت سوز کاروائیوں کے ساتھ ساتھ ہمسایہ ممالک میں عدم استحکام پیدا کرنے کی خود مرتکب ہورہی ہے۔ یہ نام نہاد مہذب قومیں مشترکہ طور پر افغانستان پر ناجائز فوجی تسلط قائم کیئے بیٹھی ہیں۔ پاکستان اور دیگر ہمسایہ ممالک کو غیر مستحکم کرنے کیلئے افغانستان کی خودمختاری کو پامال کرنے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ کیا بھارت امریکہ اور نیٹو کے مابین سٹریٹیجک پارٹنرشپ کا یہی مقصد تھا؟

افغانستان میں تخریب کاری کے اس بین الاقوامی نیٹ ورک کے متعلق معلومات ہماری اپنی تحقیق اور مطالعے پر مبنی ہیں جن کی توثیق ضروری ہے۔ حکومت پاکستان کے پاس کہیں زیادہ اور معتبر معلومات موجود ہوں گی لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ غیر ملکی سازشیوں اور مفاد پرستوں کے ہاتھوں اس قدر نقصان اٹھانے کے باوجود پاکستانی حکومت گہری نیند سے اب بیدار ہوئی ہے۔ حکومتی اہلکار چینیوں کے قتل میں غیر ملکی ہاتھ کے ملوث ہونے کی نشاندہی کر رہے ہیں جبکہ قومی اسمبلی میں سی آئی اے کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اس حقیقت سے پردہ اٹھانے میں اس قدر تاخیر کیوں کی گئی؟ اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے فرائض سے مجرمانہ غفلت کیوں برتی گئی؟ جبکہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف سازشوں کے جال بنتے چلے جارہے ہیں جس سے ہماری قومی سلامتی ایک سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے۔ الیگزنڈر چیس کا قول ہے "قوت برداشت کی آخری حد تک وہی پہنچتے ہیں جن میں قوت ارادی کی کمی ہوتی ہے۔"